

ماحول کی آلودگی میں کامیابی کا پاکیزہ سفر  
آپ کا منتظر جگر آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ)

# نور حمزہ اسلامک کالج



میٹرک پاس ہونہار طلباء کیلئے سنہری موقع (Golden Chance)

- ★ پرسکون تعلیمی ماحول جدید سہولیات سے مزین ہاسٹل
- ★ ایئر کنڈیشنڈ کلاس رومز



مکمل عالم کورس (درس نظامی) بمعہ M.B.A Finance

انٹرویو ٹیسٹ مقام نور حمزہ اسلامک کالج، گلشن معمار، کراچی

مورخہ 18 مئی 2011ء بروز بدھ

فارم کا اجراء

مورخہ 26, 19, 12, 5 جون 2011ء

انٹرویو ٹیسٹ شیڈول

نوٹ: انتظامیہ جن طلباء کے فارم منتخب کرے انہیں کو انٹرویو میں شامل کیا جائیگا بغیر دعوت و رحمت نہ فرمائیں۔

رابطہ: 0322-2232030

# دورِ حاضر کا مہلک مرض

عالم ممتاز مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

نور حمزہ غوثیہ آر انٹرنیشنل

رابطہ: 0322-2232030  
www.noorequran.net



جامعہ مسجد بہار شریعت

بہار آباد کراچی

## پہلے اسے پڑھیے

ہر نماز میں ہم یہ دعا کرتے ہیں ”اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا“۔

اور قرآن کریم ہی نے بتایا کہ سیدھا راستہ اللہ کے انعام یافتہ بندوں کا راستہ ہے اور ان میں سب سے افضل انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ نے جو اوصاف عطا فرمائے ہیں ان میں ایک وصف خاص شرم و حیا بھی ہے اور امام الانبیاء ﷺ کو سب سے زیادہ شرم و حیا والا بنایا۔

مسلمان قرآن کریم اور احادیث طیبہ سے دور ہوتا چلا گیا نتیجہً کامیابی کے راستے سے بھی دور ہو گیا۔ شرم و حیا بھی ختم ہوتی چلی گئی۔ یہود و نصاریٰ نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کو شرم و حیا سے عاری کرنے کی کوشش کی اور دورِ حاضر میں مسلمان شرم و حیا سے دور ہو کر بے سکونی کا شکار بھی ہے اور بے برکتی کا شکوہ بھی اس کی زبان پر عام ہے۔ ہر اعتبار سے یہود و نصاریٰ سے مغلوب نظر آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کا منصوبہ کامیاب ہو گیا۔ اس کتاب میں حیا کے فضائل اور بے حیائی کی مذمت بیان کی گئی ہے تاکہ مسلمان بے حیائی کو دورِ حاضر کا مہلک مرض سمجھیں اور شرم و حیا اپنا کر کامیابی کی منزل کو حقیقتاً پا سکیں۔

## دورِ حاضر کا مہلک مرض شرم و حیا کے فضائل

آئیے! قرآن مجید فرقان حمید کے ذریعے ہم اپنے موضوع کا تعین کرتے ہیں۔  
دورِ حاضر کا مہلک مرض:-

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو مومنوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔  
(نور: ۱۹، پ ۱۸)

دوسرے مقام پر فرمایا:-

ترجمہ: اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو بیشک وہ توفاشی اور برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔  
(نور: ۲۱، پ ۱۸)

محترم پیارے بھائیو! آپ غور فرمائیے! اللہ رب العالمین کا پیارا کلام ہمیں اس حقیقت سے روشناس کروا رہا ہے کہ شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ بے حیائی، فحاشی، عریانی اور بے پردگی عام ہو جائے اور یہی دورِ حاضر کا مہلک مرض ہے۔

### شرم اور حیا

بے حیائی سے بچنے کے لئے ہمیں حیا کی تعریف معلوم ہونا ضروری ہے۔

قرآن کریم نے جن کی حیاتِ طیبہ کو اسوۂ حسنہ فرمایا انہی کے فرمان کے ذریعے شرم و حیا کا مفہوم پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ

عن عبد الله ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله استحيوا من الله حق الحياء قال قلنا يا نبي الله انا لنستحيي والحمد لله قال ليس ذالك ولكن الاستحياء من الله حق الحياء ان تحفظ الراس ما هواه، وتحفظ البطن وما هواه، وتذكر الموتى والبلى ومن اراد الاخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذالك فقد استحيى من الله حق الحياء

مذکورہ حدیث سے تین طرح کی شرم و حیا کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

اولاً..... سر اور اس کے مشتملات یعنی آنکھیں، زبان، کان، دماغ، ذہن تمام کی حفاظت کرنا حیا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سر سے غیر خدا کو سجدہ نہ کرنا، آنکھ سے کسی ممنوعہ چیز کو نہ دیکھنا، زبان سے فحش گوئی نہ کرنا، کان سے بیہودہ گفتگو، گانے، باجے نہ سننا، ذہن اور دماغ کو برے خیالات سے پاک رکھنا ہی درحقیقت حیا ہے۔

ثانیاً..... پیٹ اور اس کے مشتملات کی حفاظت کو حیا قرار دیا گیا ہے۔ لہذا پیٹ میں لقمہ حلال داخل کرنا اور حرام سے بچنا حیا ہے۔ اور اس کے قریب یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا اور زنا وغیرہ گناہوں سے بچنا بھی حیا ہے۔

ثالثاً..... موت اور دنیا کی فناء کو یاد کرنے کو حیا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ موت اور اس کی سختیوں کے بارے میں سوچنا، دنیا کا مال فناء ہو جانے اور اپنے مالک حقیقی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی شرمساری کا نام حیا ہے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان تمام اعضاء کی حفاظت کا انتظام کر لیا اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کا حق ادا کر دیا۔

### خیر و برکت سے محرومی کا سبب؟

شرم و حیا معاشرے کے لئے اس قدر لازم ہے کہ اگر معاشرہ میں شرم و حیا نہ ہو تو وہ معاشرہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے اور برائیاں اس میں پرورش پانے لگتی ہیں جیسا کہ آج ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہر گھر بے چینی، بے سکونی اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ بڑے چھوٹے کی تمیز باقی نہیں رہی، بے راہ روی کا دور دورہ ہے، بیٹیوں، بہنوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں حالانکہ احادیث طیبہ اس بات پر گواہ ہیں کہ حیا سے خیر و برکت ہے۔ چند احادیث طیبہ ملاحظہ ہوں:-

قال رسول الله ﷺ الحياء خير كله حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حیا پوری خیر ہے۔

مزید فرمایا:-

قال رسول الله ﷺ الحياء لا يأتي الا بخير حضور ﷺ نے فرمایا حیا ہمیشہ خیر ہی لاتی ہے۔

آج ہم غور کریں کہ کیا ہم حیا اپنائے ہوئے ہیں یا اُسے بہت پیچھے چھوڑ آئے ہیں؟ اگر آج ہمارے معاشرے میں حیا ہوتی تو یقیناً اس معاشرے میں بھلائیاں ہی بھلائیاں ہوتیں ہر طرف سکون و اطمینان ہوتا اور معاشرتی بے راہ روی اور برائیاں ہماری زندگیاں اجیرن نہ بناتیں۔ دراصل ہم لوگ خیر سے محروم ہو گئے ہیں لیکن سوچیں کہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کو خیر کامل قرار دیا ہم نے اسی چیز کو اپنے معاشرے کے لئے باعث عار سمجھنا شروع



کر دیا اور شرم و حياء کے پیکر مرد و خواتین کو دقیقاً نویسی خیالات کا مالک، بنیاد پرست قرار دے کر ترقی کی راہ میں پیچھے رہنے والا قرار دے کر دھتکار دیا تو بھلا کوئی بھلائی کیسے ہمارا مقدر بنتی؟

ذیل کی حدیث میں آپ ﷺ نے حياء کو کامل دین قرار دیا ہے:-

قال الصحابة كنا مع النبي ﷺ ذكر عنده الحياء فقالوا يا رسول الله الحياء من الدين فقال رسول الله ﷺ بل هو الدين كله

صحابہ فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے سامنے حياء کا تذکرہ ہوا تو ہم نے پوچھا کیا حياء کا ایمان سے کوئی تعلق ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حياء پورا دین ہے۔

اس حدیث مبارکہ پر غور کریں کہ صحابہ نے تو حياء اور دین کے تعلق کے بارے دریافت فرمایا تھا لیکن حضور بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ حياء ہی پورا دین ہے۔ اور قرآن مجید ہمیں حکم فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً  
”اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ“

گویا کہ جو شخص حياء میں کامل ہوگا اس کا ایمان بھی اسی قدر کامل ہوگا اور کمال حياء کمال ایمان کی بڑی علامت ہے۔

فرمان سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے شک تیری آنکھوں سے حياء اٹھ گئی اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو ضرور شرم و حياء کرتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حياء ایمان کا جزو ہے۔ (فتح الربانی)

## Book Exporter کا حیرت انگیز انکشاف!

انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ مسلمان آج اپنے دین اور اس کی معلومات سے یکسر غافل اور بے پرواہ ہے لیکن مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود و نصاریٰ لمحہ بھر بھی غافل نہیں بلکہ ایک Book Exporter کا کہنا ہے کہ ہم سے بیرون ممالک کے لئے اسلامی کتب کی ایک اچھی خاصی کھیپ مانگی جاتی ہے اور مانگنے والے غیر مسلم، یہودی، عیسائی اور اسلام دشمن ہوتے ہیں اور ان اسلامی کتب کا مطالعہ کر کے وہ لوگ مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازشیں تیار کرتے ہیں اور ان کتابوں سے یہ معلوم کرتے ہیں کہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے ایمان اور اسلام سے دور کیا جاسکے۔ چنانچہ جب انہوں نے احادیث کے ذخیرے میں دیکھا کہ شرم و حياء کو خیر و برکت اور کامل دین قرار دے کر فرمایا گیا کہ جو شرم و حياء سے محروم ہے وہی برکت سے محروم ہے، تو انگریزوں، عیسائیوں اور یہودیوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا کہ کسی بھی طریقے سے مسلمانوں میں سے شرم و حياء کو دور کر کے ان کے معاشرے کو بے حیائی کے راستے پر گامزن کر دیا جائے تب ہی ہم ان پر غالب آسکیں گے۔

مؤمن ہے تو بے تیغ ہی لڑتا ہے سپاہی:-

ایک وقت تھا جب کفار مسلمانوں کی ہیبت سے اور ان کے نام سے تھر تھر کانپتے تھے کیونکہ وہ لوگ شرم و حياء کے پیکر، روحانیت سے مزین بہترین نمونہ اور سچے مسلمان تھے جبکہ ہم فقط گفتار کے غازی بن کے رہ گئے ہیں۔ سلطان صلاح الدین ایوبی صرف پچاس ہزار کا لشکر لے کر بارہ لاکھ کافروں سے جنگ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ انہی صلیبی جنگوں میں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ آپ کا لشکر ہمت ہار بیٹھا اور فتح و نصرت سے مایوس ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا جب



سلطان نے یہ منظر دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر دونوں ہاتھوں میں تلواریں لیے ہوئے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:-

**وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ**  
(آل عمران: ۳۹، ۴۰)

اور تن تنہا بارہ لاکھ کے لشکر کے مقابلے پر آگئے، یہ منظر دیکھ کر فوج کے حوصلے بلند ہوئے اور وہ بھی واپس پلٹے اور پھر اسی پچاس ہزار لشکر نے بارہ لاکھ کافروں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی اس واقعہ میں قابل غور وہ آیت ہے جس کی تلاوت سلطان صلاح الدین نے کی اس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی غالب ہو گے اور کوئی تمہیں مغلوب نہ کر سکے گا اور یہی ایمان کامل کا راز ہے اور حضور ﷺ نے شرم و حیا کو ایمان کامل قرار دیا ہے جس سے ہم یکسر محروم ہو چکے ہیں اور اسی باعث ہم مغلوب ہیں۔ شرم و حیا کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل انکشاف سے کیجئے۔

### ہمفرے کی ڈائری:-

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عیسائی، یہودی اور دیگر تمام اسلام دشمن قوتیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اگر مسلمانوں کو دوبارہ ان کی روحانیت مل گئی اور اس قوم کی ماؤں نے شرم و حیا کی چادر اوڑھ لی تو پھر سے صلاح الدین ایوبی جیسے بیٹے اس قوم میں پیدا ہونے لگیں گے لہذا وہ اپنی تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز کیے رہتے ہیں کہ مسلمانوں میں عفت و عصمت اور وہ تقویٰ و طہارت دوبارہ پیدا نہ ہونے پائے اسی لئے وہ طرح طرح کی سازشیں تیار کرتے رہتے ہیں۔ انگلینڈ کا مشہور زمانہ جاسوس ”ہمفرے“ جو جنگ عظیم کے دوران مسلمانوں میں برطانوی مفادات کے تحفظ کے لئے جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتا رہا تھا اس نے ایک ڈائری مرتب کی تھی جس میں

مسلمانوں کے احوال، کمزوریاں اور دیگر بہت سی چیزوں کو مندرج کیا تھا جو بعد میں جرمن افواج کے ہاتھ آئی اور انہوں نے اس کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا اور بعد میں اس کا ترجمہ انگریزی میں بھی کیا گیا۔ اس ڈائری میں ہمفرے نے اپنی حکومت کو لکھا تھا کہ تین چیزیں اگر مسلمانوں میں سے ختم کر دی جائیں تو یہ لوگ آسانی سے مغلوب ہو جائیں گے اور کبھی بھی فتح یاب نہ ہو سکیں گے اور وہ تین چیزیں ہیں:-

[۱]..... جذبہ جہاد [۲]..... عشق رسول ﷺ [۳]..... محبت قرآن

گویا اس نے اقبال کے اس شعر کی ترجمانی کی ہے کہ

**فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات**  
**اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو**  
**وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا**  
**روح محمد اس کے بدن سے نکال دو**

اور پھر برطانیہ نے اس پرمیٹنگ کی جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ کس طرح مسلمانوں سے یہ تین چیزیں نکالی جاسکتی ہیں اور اس کا تیز ترین طریقہ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ مسلمانوں کے قلوب کو روحانیت سے، ان کے کردار کو حیا سے خالی کر دو۔ مسلمان خواتین کہ آسمان بھی جنہیں نظر بھر کر نہ دیکھ سکا ہوا نہیں بے پردہ اور بے حیائی کا خوگر بنادو کیونکہ ایک باحیا اور باکردار ماں کی گود میں ہی سلطان صلاح الدین ایوبی پیدا ہوتے ہیں اور ایسی ماؤں کا خون جگر پی کر جوان ہوتے ہیں اگر تم اس گود کی عفت و عصمت کو بے حیائی سے بدل دو تو ان کے خون جگر کی تاثیر سے کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکے گا اور یوں مسلمان اپنے زخم خود ہی چاٹنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور ہمارے محکوم بن کر جینے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے۔

**وہ مائیں کرتی تھیں پیدا نمازی**  
**دھنی تلوار کے میدان کے غازی**

## ڈرن اسلام یا ۴۰۰ سال پرانا اسلام؟۔

جب برصغیر سے انگریز رخصت ہوا تو ان کے لارڈ نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ ہم یہاں سے جاتو رہے ہیں مگر یہاں ایسا تعلیمی نظام چھوڑ کر جا رہے ہیں جس کی بدولت ایسا تعلیم یافتہ طبقہ پیدا ہوگا جو قوی طور پر مسلمان ہوگا اور فکر و سوچ کے اعتبار سے انگریز کے افکار کا پرچار کرتا نظر آئے گا اور اسی کی تکمیل کی خاطر آج آپ دیکھیں انگریز ممالک مسلمانوں کے ممالک میں تعلیم پر کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں اور مفت کتابیں تقسیم کرنا، اسکول کھولنا، اساتذہ کی تربیت کے لئے اہتمام کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جو اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

ایک صاحب جوان کی اسی قسم کی ٹریننگ میں رہ چکے ہیں ان کا انداز تربیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو اساتذہ ایسا کام کرتے ہیں جو شرم و حیا اور طہارت و پاکیزگی سے دور لے جانے والا ہوتا ہے تو اس پر انہیں امتیازی نمبر دئے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر پہلے مرد اور خواتین اساتذہ کے لئے الگ اجلاس منعقد ہوتے تھے اور کسی نے مخلوط اجلاس منعقد کیا اور جو حضرات یا خواتین اس کے مخالف تھے انہیں بھی اس پر راضی کر لیا تو اس بناء پر ان اساتذہ کی ترقی اور دیگر مراعات میں اضافہ کر دیا جاتا اور انہیں یہ کہا جاتا کہ تم مسلمانوں کو ان کے دقیانوسی خیالات سے پاک کر رہے ہو اور ان کے پرانے مذہب کو ماڈرن (روشن خیال) بنا رہے ہو۔

آپ سوچئے کہ ہمیں ایسا بے حیائی پھیلانے والا ماڈرن اسلام چاہیے یا ۴۰۰ سال پرانا اسلام جس کو لانے والے جبریل امین، اس کا پرچار کرنے والے رسول امین ﷺ اور اس کو قبول کرنے والے بو بکر و عمر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے مرتب کردہ سنہری اصولوں کو دقیانوسی کہنا اور ان کے ماننے والے مسلمانوں کو بنیاد پرست کہنا کہاں کا انصاف ہے؟

وہ صاحب مزید کہتے ہیں دوران تربیت بچوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور آزاد خیال بنانے کے لئے انہیں یہ سوچ دی جاتی ہے کہ آپ اپنے استاد سے جو چاہیں سوال پوچھ سکتے ہیں حتیٰ

کہ استاد کی ذاتیات تک کے بارے میں پوچھیں مثلاً آپ کی والدہ کیا کرتی ہیں؟ آپ کی بہن کیا کرتی ہے؟ اور اس قسم کے سوالات سے بچوں کو یہ سوچ فراہم کی جاتی ہے کہ آپ کے ذہن میں پیدا ہونے والا خیال اور رائے درست ہے اور بقیہ خیالات غلط ہیں اور انہی خیالات کے نتیجے کے طور پر معاشرے میں بد عملی کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ہمارے تعلیمی ادارے ایک اچھے کردار کے حامل طلباء پیدا کرنے کی بجائے ایسے لوگ فراہم کر رہے ہیں جو دین میں ایسی ایسی تبدیلیاں پیدا کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں جس کی بدولت ملت اسلامیہ کی اصل صورت بالکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم معاشرتی برائیوں کے خلاف علم جہاد بلند کریں۔ آئیے حدیث پاک سے ہم بے حیائی، فحاشی و عریانی اور بے پردگی کے نقصانات پر غور کریں اور اس کے بعد دانشوروں کے اقوال اور مزید یہود و نصاریٰ کی سازشیں آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

## بے حیائی کے نقصانات:-

الایمان والایمان ولنا جميعا فاذا رفع احدھما  
رفع الاخر  
ایمان اور حیا ایک دوسرے کے ساتھی ہیں جب  
ایک چلا جائے تو دوسرا (ایمان) بھی چلا جاتا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:-

لا ایمان لمن لا حیا له

آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما كان الفحش في شيء الا شانه وما كان

الحياء في شيء الا زانه

جس چیز میں بے حیائی آجائے وہ اس کو عیب دار  
کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیا آجائے وہ اس کو  
زینت دے دیتی ہے۔

نبی آخر الزمان ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

البداء من الحفاء والحفاء فی النار والفحش  
والبداء من الشیطن وهما یقربان من النار  
ویباعدان من الجنة

بے حیائی ایک ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔  
اور بے حیائی و فحاشی یہ شیطان کی طرف سے ہے،  
یہ دونوں (بے حیائی، فحاشی) جہنم کی طرف لے جاتی  
ہیں اور جنت سے دور کر دیتی ہیں۔

یعنی بے حیاء شخص کو اس کی بے حیائی جہنم میں لے جائے گی۔

سرورِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنمی جب جہنم میں داخل ہوں گے تو بعض ایسے  
ہوں گے کہ ان کے جسم سے ایسی بدبو آئے گی کہ جہنمی چیخ و پکار کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کون  
منحوس لوگ ہیں جن کی بدبو نے ہمیں شدید تکلیف پہنچائی ہے تو بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں  
جو دنیا میں بے حیائی کی باتیں کیا کرتے تھے اور ان کے چہرے کتے کی شکل میں ہوں گے۔  
الامان والحفیظ استغفر اللہ اب ذرا سوچیں! ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ، نامحرم عورتوں کی  
تصاویر دیکھنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، موسیقی سننا، نگاہوں کی حفاظت نہ کرنا، ذہن و دل کو گندہ کر لینا یہ  
ساری چیزیں کیا ہیں؟ اگر اس کو بے حیائی نہیں کہیں گے تو کس کو کہیں گے؟ آج مسلمان شرم و حیا  
سے اتنا دور ہو گیا کہ گھر میں بیٹھے ہیں اور ڈرامے دیکھ رہے ہیں اماں بھی بیٹھی ہیں، بہنیں بھی بیٹھی  
ہیں، بیٹیاں بھی بیٹھی ہیں، بیوی بھی موجود ہے ٹی وی پر ایسے ایسے مناظر دیکھے جاتے ہیں جس کو  
ایک باحیاء مسلمان زبان پر نہیں لاسکتا۔ شرم و حیا کہاں گئی؟ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد  
فرمایا ثلاثۃ لا یدخلون الجنة ابدان ثلاثین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے:-

[۱]..... شراب پینے والا

[۲]..... دیوث (بے حیاء)

[۳]..... وہ عورت جو مردوں کی نقل کرنے والی ہے۔

یہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے دیوث کے متعلق پوچھا گیا کہ یا  
رسول اللہ ﷺ دیوث کون ہے؟ تو فرمایا الذی لا یسالی دخیل علی اہلہ کہ دیوث ایسا  
(بے حیاء) شخص ہے جسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس کی بیوی کس شخص کے ساتھ ملتی ہے۔ یاد  
رکھیں! یہ تعریف ہم نے اپنی طرف سے بیان نہیں کی یہ سرکارِ ﷺ کا فرمان ہے جس سے یقیناً کوئی  
بھی مسلمان ناراض نہیں ہو سکتا ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا ان اللہ عزوجل اذا اراد ان یهلك عبدا نزع منه الحیاء ارشاد فرمایا کہ جب تباہی اور  
بربادی کسی کا مقدر ہو جاتی ہے تو حیا اس سے دور ہو جاتی ہے اور وہ بے حیاء ہو جاتا ہے اور پھر  
حدیث پاک میں درجہ بدرجہ بیان فرمایا کہ پھر وہ گمراہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ تباہ و برباد ہو جاتا  
ہے رجیم! ملنا وہ پھر مردود اور لعنتی ہو جاتا ہے۔ آج دیکھ لیجئے مسلمان آہستہ آہستہ برباد ہو رہے  
ہیں کہ نہیں ہو رہے؟ بعض لوگوں نے بے حیائی اور بے پردگی کو ترقی کا زینہ سمجھ لیا ہے آپ اس  
سوال کا جواب سوچیں کہ آج سے دس سال پہلے مسلمانوں کی جو پوزیشن تھی آج دس سال بعد  
مسلمان مضبوط (Strong) ہو گئے یا کمزور (Weak) ہو گئے ہیں ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ  
مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں عراق و افغانستان پر حملہ کیا گیا نبی اکرم ﷺ کی بے ادبیاں  
اور گستاخیاں کی گئیں درحقیقت یہ کیا ہے یہ ہمیں ابھار رہا ہے کہ مسلمانوں سمجھ جاؤ دشمنوں کی سازشوں  
کو face book اور ڈنمارک کے واقعات کیوں ہوئے؟ کبھی غور کیا آج ان میں ایسی جرأت  
کیوں پیدا ہوئی؟ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی کی آپ کو تو یہ بات معلوم ہوگی کہ  
مسلمانوں نے اس پر احتجاج تو پہلے کیا ایک اخبار نے شائع کیا تھا پھر بارہ مزید اخباروں نے شائع  
کر دیا انٹرنیٹ پر دیا گیا کئی چینلز پر چلا دیا گیا یہ مسلمانوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے کہ مسلمان اور  
احتجاج کرو تمہارے احتجاج سے ہم ڈرنے والے نہیں تم ہمارے غلام ہو ہماری تہذیب، ہمارا کلچر  
، ہماری فلمیں، ہمارے ڈرامے، ہماری عریانی، فحاشی، بے حیائی یہ ساری چیزیں ہم تمہارے اندر داخل  
کر چکے ہیں اب تم میں غیرت ایمانی باقی نہ رہی آج ڈنمارک کا سفیر اسلامی ملک میں بیٹھ کر ٹی وی  
پر آکر بڑے مزے سے یہ بیان دیتا ہے کہ ہماری حکومت ہرگز اس پر معافی نہیں مانگے گی اور



مسلمان سارے مل کر اگر احتجاج کریں ہمارا بائیکاٹ کر دیں تب بھی ہمیں تین فیصد سے زیادہ نقصان نہیں ہوگا۔ کتنی بڑی جرأت اور کتنی بڑی بے غیرتی ہے۔ ہمارے سر شرم سے جھک جانے چاہئیں کتنے افسوس کا مقام ہے۔

## غیرتِ ایمانی کا ایک واقعہ:-

ماضی میں مسلمانوں کو وہ جرأت نصیب تھی کہ جب برطانیہ، انگلینڈ سپر پاور کہلاتا تھا پوری دنیا میں اس کی حکومت تھی پوری دنیا سے مراد بہت بڑے حصے میں اس کی حکومت تھی اتنے ممالک اس کے قبضے میں تھے کہتے ہیں کہ اس کی حکومت میں سورج ڈوبتا نہیں تھا تقریباً تمام اسلامی ممالک غلام تھے چند ایک اسلامی ملک باقی تھے ان میں سے ایک ترکی تھا وہاں خلافت عثمانیہ آخری سانس لے رہی تھی اسی دوران برطانیہ کے شہر لندن میں ایک اسٹیج منہ بنایا گیا جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کی گئی۔ ذرا سوچیں! ستاون اسلامی ملک اس وقت آزاد نہیں تھے دو کروڑ اسلامی فوج نہیں تھی مسلمان ایٹمی طاقت نہیں تھے، مسلمان تیل کی دولت نہیں رکھتے تھے، مسلمان ہیرے جواہرات کے خزانے نہیں رکھتے تھے آج سب کچھ ہے مگر غیرتِ ایمانی نہیں ہے وہ مسلمانوں کا خلیفہ جس کی حکومت آخری سانس لے رہی ہے کمزور ہو چکا ہے لیکن جذبہ جہاد دیکھیں اس نے برطانیہ کی حکومت سے کہا کہ اسٹیج ڈرامے کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے اگر یہ اسٹیج ڈرامہ لندن میں شروع ہوا تو ترکی اعلان جہاد کر دے گا۔ کمزور ہونے کے باوجود خلیفہ کے اس اعلان پر برطانیہ جو اس وقت سپر پاور تھا وہ ہل گیا اس نے اسٹیج ڈرامہ رُکوا دیا اور پھر مزید جرأت دیکھیں اس ترکی کے خلیفہ عبدالحمید فاتح نے ایک مسلمان کو اس وقت کے سپر پاور کے دارالحکومت (London) بھیجا اور ڈرامے کے ہدایت کار کو اس مسلمان نے ان کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر قتل کیا۔ کیونکہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا یہی ہے۔

یہ جرأت تھی اُس وقت کے غیرت مند مسلمان حکمرانوں کی لیکن آج اگر کوئی مسلمان حاکم جذبے میں یہ کہہ بھی دے تو مسلمان اس قدر ذلیل و رسوا ہو چکے ہیں کہ اس کی بات پر اب کسی کے کان پر جوں تک نہیں ریگے گی۔

## دہشت گرد کون؟

لیکن آج ہم سوچیں کہ ان کافروں کی اتنی جرأت کیسے بڑھ گئی؟ ہم دین سے دور ہو گئے شرم و حیا سے عاری ہو گئے مسلمان بزدل ہو گیا انہوں نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت بے حیائی کو عام کیا اور اس کے بعد مسلمانوں پر حملے کیے ہمارا بیت المقدس ہمارے ہاتھوں سے چلا گیا، فلسطینی مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، کشمیر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کے والدین کے سامنے ذبح کر دیا جاتا ہے، افغانستان میں بوڑھوں پر بھی رحم نہیں کیا جاتا، عراق میں جا کر دیکھیں نو جوانوں کو ان کے والدین کے سامنے گولیاں مار دی جاتی ہیں، ظلم ہو رہا ہے اور دوسری طرف عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہی دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے جو دہشت گرد ہیں وہ امن کے چیمپین بن گئے اور مسلمانوں کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے، مسلمانوں کو کیا تعلیم دی جا رہی ہے۔ صبر کرو، برداشت کرو یعنی آج معاشرہ دیکھیں اس قدر ظلم کا شکار ہو گیا کہ ظالم کو یہ نہیں کہا جاتا کہ ظلم سے باز آ جاؤ مسلمانوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم ظلم برداشت کرو یہ کیوں ہوا؟ اگر ہم نے اپنے موجودہ حال کو تبدیل کر کے مستقبل کے بارے میں نہ سوچا تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی بھی معاف نہ کریں گی۔ وہ کہیں گی ہم اس تباہی کے گڑھے میں اس وجہ سے پڑے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد نے یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو سمجھا نہیں۔

## مسلمانوں کی بے بسی:-

ہالینڈ میں ایک صاحب کافی عرصہ سے مقیم ہیں انہوں نے کہا کہ وہاں پر ایک ادارہ ہے جس کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ہم بچوں کی فلاح و بہبود پر کام کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے عملے کے لوگ گھروں اور اسکولوں میں آ کر خاص طور پر مسلمان بچوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہیں چیزیں اور خرچی دی جاتی ہے انہیں بہلا پھسلا کر پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے والدین آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں دیتے؟، کسی چیز سے روکتے تو نہیں ہیں؟ اگر آپ Girl Friend بنائیں تو آپ کے والدین منع تو نہیں کرتے؟ اگر آپ شراب پینا چاہیں تو آپ کے والدین روکتے تو نہیں؟ اگر بچہ یہ کہہ دے کہ ہاں ہمارے والدین سختی کرتے ہیں یا جس دن پوچھا اور بچے کو مار پڑی ہو اور بچہ کہہ دے کہ میرے والد صاحب نے مجھ کو ڈانٹا ہے اور کہا ہے کہ نماز پڑھا کرو تو وہ اس والد

صاحب کے خلاف کیس کر دیتے ہیں اسے قید کی سزا ہو جاتی ہے اور پھر اس مسلمان بچے کو والدین سے دور ایک خاص انسٹیٹیوٹ میں لے لیا جاتا ہے جہاں فحاشی و عریانی کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کو تبدیل کر دیا جائے۔ اُن صاحب نے روتے ہوئے مجھے یہ بات سنائی کہ کئی مسلمانوں کے بچے عیسائی بن گئے۔ استغفر اللہ اور وہ رورہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے کہ میری زندگی برباد ہو گئی، میری نسلیں تباہ ہو گئیں، میرے بچے بگڑ گئے کاش میں ہالینڈ میں کبھی رہائش اختیار نہ کرتا۔ (جو مسلمان مقیم ہیں اور صرف ہالینڈ میں ہی نہیں بلکہ یہ حال تمام یورپی ممالک میں ہے جو مسلمان ان کا فرمان ملک میں رہائش پذیر ہیں ان کے ساتھ ایسے معاملات ہوتے ہیں۔)

## اسلام دشمن ادارے:-

یورپین ممالک میں حقیقتاً ایسے ادارے ہیں جن کی نمائندہ عیسائی اور یہودی عورتیں گھر گھر دستک دے رہی ہیں۔ وہ خواتین مسلمانوں کے گھروں پر آتی ہیں اور مسلمان خواتین سے پوچھتی ہیں کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے آپ کے شوہر آپ کو Night Club میں جانے سے منع تو نہیں کرتے؟ Boy Friends بنانے سے منع تو نہیں کرتے؟ شراب سے روکتے تو نہیں؟ پردے پر سختی تو نہیں کرتے؟ اس طرح کی باتیں ان سے پوچھی جاتی ہیں اور ذرہ برابر بھی انہیں چک محسوس ہو جائے تو اس عورت کو نظر میں رکھتے ہیں اور جیسے ہی اس عورت اور شوہر کے درمیان کوئی معاملہ ہوتا ہے تو فوراً ایک مخصوص ادارے میں اس عورت کو پناہ دی جاتی ہے جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے اور پھر وہاں پر اُن نادان مسلمان عورتوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں ذرا سوچیں! عیسائی یہودی اپنی بے حیاء و بے شرم عورتوں کے ذریعے مسلمان گھروں پر دستک دے رہے ہیں مگر کیا آج ہم مختلف معاشرتی برائیوں کے خلاف گھر گھر دستک دینے کے لئے تیار ہیں؟ نور قرآن نشست ہو یا معاشرتی برائیوں کے خلاف پروگرام ہو کون گھر گھر جاتا ہے بلانے کے لئے؟ وہ تو بڑے خوش نصیب ہیں جو Message کے ذریعے، فون کے ذریعے، موبائل کے ذریعے

اشتہارات تقسیم کر کے اعلانات کر کے اخبارات میں اشتہار دے کر اس پروگرام کی ترویج و اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی اکثریت اس سے دور ہے یہ باتیں سننے، پڑھنے کے لئے وقت نہیں ہے اور یہاں پر یہ معاملہ ہو گیا وہ کہتے ہیں کہ حالات اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ ہالینڈ کے مسلمان اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے گھر کی خواتین کی اصلاح کی کوشش کی اور انہوں نے اس کے غلط معنی لے لئے اور وہ یہ سمجھیں کہ ہم پر سختی ہو رہی ہے اور یہ اطلاع انہوں نے ان لوگوں کو دیدی جس ادارے کے نمبر انہیں دیئے جاتے ہیں کہ کبھی تکلیف ہو تو آپ ان نمبر پر فون کر دیں تو ایسی صورت میں کیا ہوگا؟ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہم اپنے گھر والوں کی اصلاح نہیں کر سکتے یہاں تک کہ انہوں نے ایک پاکستانی فیملی کے متعلق بتایا کہ ان کی زوجہ غیر مرد کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی زوجہ کو کچھ بول نہیں سکتا اگر بولوں گا تو قید کر دیا جاؤں گا۔ آپ سوچیں! آج وہ ہالینڈ میں بیٹھ کر اپنی زندگی پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور وہی چیزیں آج مسلمان ممالک میں عام ہو رہی ہیں۔ یہی ٹارگٹ ہے۔ جذبہ جہاد ختم ہو رہا ہے، جذبہ قرآن ختم ہو رہا ہے، جذبہ عمل مٹ رہا ہے۔

## جھک ختم کرنے کی ”دوا“ یا۔۔۔۔؟

(Dawn) اخبار اور دیگر اخبارات کی ایک رپورٹ کے مطابق

ایک سائنسٹ نے سور کے اجزاء سے ایک کیمیکل تیار کر کے اس کی دوائی بنائی اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ دوائی کھانے سے بچے کی جھک ختم ہوگی حقیقت میں اس کیمیکل کا مقصد مسلمانوں سے شرم و حیا کو دور کرنا ہے اور ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو روحانی طور پر کمزور کر دیا جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان سور اور خنزیر سے محفوظ رہتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سور کو حرام قرار دیا اور یہ بات آج سائنس نے بھی تسلیم کر لی کہ سور کے گوشت میں ایسے اجزاء ہوتے ہیں، ایسے غلط عناصر ہوتے ہیں کہ سور کا گوشت کھانے والا بے حیاء اور بے شرم ہو جاتا ہے اب مسلمان سور کا گوشت تو نہیں

کھاتے اس لئے ایسی میڈیسنز بنائی گئیں، ایسے کیمیکلز بنائے گئے اور آج ایک ریسرچ کے مطابق جو چیزیں ہمارے ملک میں کھانے پینے کی امپورٹ ہوئی ہیں ان میں سے بعض چیزوں میں وہ کیمیکل ملایا جاتا ہے تاکہ مسلمان بے حیا اور بے شرم ہو جائے۔ اول تو غیر ملکی اشیاء جب ہم استعمال کرتے ہیں اس میں ہمارے ملک کا نقصان ہے آپ اگر ایک غیر ملکی چاکلیٹ کھاتے ہیں تو دراصل آپ نے اپنے ملک کو نقصان پہنچایا اور ایک کافر ملک کو فائدہ پہنچایا ایک تو یہ نقصان ہے اور دوسرا نقصان یہ ہے کہ نہ جانے وہ کیا کیا ملادیتے ہیں؟ جہاں تک تعلق ان کے دعوے کا ہے کہ دوائی کا مقصد شرمیلا پن دور کرنا ہے تو شرمیلا پن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ ایک انصاری صحابی کے پاس سے گزرے اس کا بھائی بہت زیادہ شرمیلا تھا اور وہ مسلمان اپنے بھائی کو شرم دور کرنے کی تعلیم دے رہا تھا کہ یہ شرم اچھی چیز نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوڑ دو بے شک حیا ایمان سے ہے۔ لیکن حیا کا مطلب ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ ذہنی صلاحیتیں نہ ہوں، بچے فعال (Active) نہ ہوں۔ فعال ہونا اور چیز ہے بے شرم ہونا اور چیز ہے۔ ان مغربی تہذیبوں کا مقصد مسلمانوں کو بے شرم بنانا ہے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو فعال بنارہے ہیں کتنے جھوٹے لوگ ہیں آج یورپی ممالک امریکہ اور دوسری کافر طاقتیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ عراق اور افغانستان پہ جو حملہ کیا ہے یہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے ہم تو امن پھیلا رہے ہیں آپ سوچیں کتنا بڑا جھوٹ ہے؟ صدام حسین کے خلاف کہا گیا کہ اس نے بہت بڑے ہتھیار جمع کر رکھے ہیں۔ خود کولن پاول یہ بیان دیتا ہے کہ میں نے اقوام متحدہ میں عراق کے بارے میں جو کہا تھا وہ جھوٹ تھا اور میں اس جھوٹ پر شرمندہ ہوں اب سوچیں! کتنے بڑے جھوٹے اور مکار لوگ ہیں لیکن مسلمان ان کے پروپیگنڈے میں آجاتے ہیں وہ بے پردگی کو روشن خیالی کہتے ہیں اور پردے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ کہتے ہیں ذرا اپنے دل سے پوچھ کر بتائیے! کہ جب اسلام آیا اور جب مسلمان عالمی طاقت (Super Power) بن گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

لاکھوں مربع میل کی سلطنت کے خلیفہ تھے مسلمان سپر پاور تھا پوری دنیا کے کافر ممالک میں بے حیائی تھی کہ نہیں تھی؟ ہر شخص جانتا ہے کہ اس وقت بے حیائی اپنے عروج پر تھی اور مسلمان باحیا تھے، مسلمان خواتین باحیا تھیں۔ یاد رکھیے! Super Power بننے کا، ترقی یافتہ بننے کا طریقہ بے حیائی نہیں ہے ترقی کس میں ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو مضبوطی سے تھام لیا جائے ان شاء اللہ فتح و نصرت ہمارا مقدر بنے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ  
تم ہی غالب رہو گے اگر تم سچے مومن ہو۔

شرم و حیا کو خیر کلمہ فرمایا گیا کہ شرم و حیا پوری کی پوری خیر ہے۔ آئیے! شرم و حیا کے چند پہلو مطالعہ فرمالیجئے۔ چند ایسی چیزیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہمارے اندر شرم و حیا پیدا ہو سکتی ہے اس میں سب سے پہلی چیز ہے ”نگاہوں کی حفاظت“ ہم نے صرف برائی کو بیان نہیں کرنا بلکہ یہ بھی بتانا ہے کہ اس برائی سے بچنے کے کیا طریقے ہیں؟ تو اگر ہم شرم و حیا پیدا کرنا چاہتے ہیں انگریزی تہذیب، ان کے کلچر اور یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلا اقدام یہ کریں کہ ہم اپنی نگاہوں کی حفاظت کر لیں اگر مرد ہے تو نامحرم عورتوں کو نہ دیکھے اور اگر عورت ہے تو نامحرم مرد کو نہ دیکھے۔ گندی نگاہ سے کسی کو نہ دیکھا جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بد نگاہی، نامحرم عورتوں کو دیکھنا شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے بچ جائے اللہ فرماتا ہے من مخافتی میرے خوف کی وجہ سے تو میں اسے وہ ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

**باحیاء پر عنایت خداوندی:-**

جب مسلمان عورت پر اچانک غلطی سے کسی کی نظر پڑ جائے ثم یغض بصرہ غلطی میں نظر پڑ جائے نور اپنی نگاہ کو قابو میں کر لے، نگاہ نیچی کر لے، نگاہ ہٹا لے الا حدث الله له عبادة



یجد حلاوتہا فی قلبہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر یہ کرم فرمائے گا جو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے گا غلطی سے پڑ گئی تو فوراً ہٹا لے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اپنی عبادت کی لذت عطا فرمائے گا۔ جو یہ کہتا ہے عبادت میں لذت نہیں ہے عبادت میں سرور نہیں ملتا، روحانیت نہیں ملتی۔ آپ بتائیے کہاں سے نصیب ہو؟ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدنگاہی اتنا سخت گناہ ہے کہ ہر گناہ کا اثر دل پر پڑتا ہے بدنگاہی وہ گناہ ہے کہ جس کا اثر نہ صرف دل پر پڑتا ہے بلکہ یہ دل کو سیاہ کر ڈالتا ہے۔ ارشاد فرمایا کل عین باقیۃ یوم القیمۃ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہوگی ندامت اور شرمندگی کے آنسو ہر آنکھ بہا رہی ہوگی لا عین غدت عن محارم اللہ وعین سہرفی سبیل اللہ فرمایا کہ ایک تو وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا ہوگا، شب بیداری کی ہوگی اللہ کی راہ میں وہ آنکھ شرمندگی کی وجہ سے نہیں روئے گی اور دوسری جگہ فرمایا وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو جس چیز کو اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ نے دیکھنے سے منع کیا ان سے بچے گی وہ آنکھ قیامت کے دن شرمندگی کی وجہ سے نہیں روئے گی وعین خرج منها مثل راس الذباب وہ آنکھ قیامت کے دن شرمندگی سے محفوظ ہوگی جس سے مکھی کے سر کے برابر اللہ عز و جل کے خوف سے آنسو نکلا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا کیسے آئے؟ اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور اس کی شرم ہو ہمیں دنیا جہاں کی شرم ہے لیکن اگر اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ کی شرم ہوتی تو پھوٹ پھوٹ کے روتے کے ہم نے کیسے کیسے گناہ کیے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کیا فرماتے ہیں۔

دن ابو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

## جنت کی ضمانت:-

حدیث شریف میں فرمایا کہ اگر تم اس بات کی ضمانت دیدو کہ تم اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو گے تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

الحمد للہ ہر ایک جنت کا طلب گار ہے تو آئیے! آج ہم عہد کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے فرمان پر ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ نے آنکھوں کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے ان شاء اللہ ہم اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں گے۔ قرآن مجید فرقان حمید پر جب مسلمان عامل تھے کوئی بھی سازش مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔

## صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیا:-

بیت المقدس جب فتح ہوا عیسائیوں نے جب یہ سوچا کہ مسلمان لشکر کا اب مقابلہ نہیں کر سکتے ایک ہی ہتھیار ہے اس زمانے میں بھی ان کے پاس ایک ہی ہتھیار تھا اور وہ تھا بے حیائی انہوں نے کیا کیا کہ بازار سجایا عجیب و غریب چیزیں رکھیں اور بے حیاء قسم کے لباس پہن کر عورتیں کھڑی ہو گئیں۔ مرد کوئی بھی نہیں تھا جیسے ہی بیت المقدس کے دروازے سے مسلمان داخل ہوئے وہ تو صحابہ تھے، قرآن کے عامل تھے، قرآن کے سامنے اپنی عقل کو دخل دینے والے نہ تھے، وہ کسی کی سازشوں میں آنے والے نہ تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سپہ سالار ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور قرآن کی اس آیت مبارکہ کی تلاوت شروع فرمادی

قُلْ لِلّٰہِ مُنِیْنٌ یَّعْظُوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ

اے محبوب مومنین سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

یعنی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تلاوت کر رہے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور پورا لشکر گزر گیا جب پوچھا گیا کہ بازار

میں کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کچھ نہیں پتہ کہ بازار میں کیا تھا سبحان اللہ! وہ قرآن کے ایسے عامل تھے۔

## بے حیائی کی نحوست :-

قرآن مجید فرقان حمید میں قوم جبارین کا ذکر ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کیا جب قوم جبارین سے جہاد کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے لشکر کو لے کر پہنچے قوم جبارین نے یہ دیکھا کہ لشکر روحانی ہے، نورانی لشکر ہے تعداد تو کم ہے مگر روحانیت اور نورانیت میں بڑھا ہوا ہے تو انہوں نے ایک سازش کی، آپس میں مشورہ کیا آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے آپ کو پتہ چلے گا کہ انہوں نے بے حیائی کا ہتھیار استعمال کیا اور بے حیاء و بے شرم عورتیں بے حیاء لباس پہنا کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں بھیج دیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مسلمان تھے وہ اس کا شکار ہو گئے۔ اب بتائیے! نبی کے ساتھ یہ لشکر تھا لیکن ہماری تعلیم کے لئے دیکھیں نبی کا ساتھ ہونے کے باوجود اس لشکر کو شکست ہو گئی۔

## موجودہ مسلمانوں کی حالتِ زار :-

دشمن ہمیشہ سے یہ سمجھتا ہے کہ مادی طور پر تو مسلمان کمزور ہیں بس ایک ہی طاقت ہے روحانیت کی، ایمانی غیرت کی اگر یہ طاقت ہم کھینچنے میں کامیاب ہو جائیں تو مسلمان ہمارے غلام ہو جائیں گے۔ آج یہ محسوس ہوتا ہے کہ بظاہر حکومت مسلمانوں کی ہے لیکن دوسرے زاویے سے دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے حکمران مسلمان تو ہیں مگر ہیں غلام۔ کیوں غلام ہیں؟ اس لئے کہ قوم غلام ہو گئی آج اگر احتجاج بھی کیا جاتا ہے تو اس میں بھی دشمن خوش ہو جاتا ہے۔ آج ہمارے مسلمانوں کا احتجاج تو دیکھیں توڑ پھوڑ کر دیتے ہیں، گاڑیاں جلا دیتے ہیں موجودہ جو ہڑتالیں ہیں وہ شرعی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ زبردستی دکانیں بند کرنا، پتھر اؤ کرنا، گاڑیاں جلا دینا ایک ہڑتال سے

اربوں روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اگر ہم احتجاج کر بھی رہے ہیں تو کس طرح کر رہے ہیں؟ اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اپنے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اپنے مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں زیادہ سے زیادہ ڈنمارک کا جھنڈا لیں گے جلادیں گے لیکن کبھی غور کیا کہ بے بسی کا عالم کیا ہے؟ کہ یہ ڈنمارک کا جھنڈا جو جلا یا اس کا کپڑا کہاں سے آیا ہم نے خود لیا ہم نے اپنے ہی پیسے سے کپڑا لیا اس کا جھنڈا بنایا پھر اسے جلا دیا اور خوش ہو گئے۔ اگر یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا مقابلہ کرنا ہے تو اپنے گھر سے ابتداء کیجئے یہود و نصاریٰ کے ہتھیار ٹی وی، وی سی آر اور انٹرنیٹ سے نجات حاصل کیجئے، اخبارات، رسائل، گندی تصاویر سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچائیے، ہر قسم کی گندی سوچ سے اور گندے لٹریچر سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کیجئے اصل میں یہ عظیم جہاد ہے۔ آج ہم یہود و نصاریٰ کی اشیاء کا بائیکاٹ کریں سبحان اللہ بہت اچھی چیز ہے لیکن ان کی تہذیب کا بھی بائیکاٹ کریں آج غلامی رسول میں رسول موت بھی قبول ہے یہ نعرہ تو الحمد للہ ہر مسلمان کا ہے اور ہونا چاہیے لیکن غلامی رسول میں رسول اللہ ﷺ کی سننیں کب قبول ہو ہوگی، سنت کے مطابق اور شریعت کے مطابق زندگی کب گزاریں گے؟ یہاں پر ایک وسوسہ عام طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ ہم کسی عورت کو دیکھتے ہیں تو بری نگاہ سے تھوڑی دیکھتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر غلطی میں کسی عورت پر نگاہ پڑ جائے تو کیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا علی لا تتبع النظر فانما لك الاولى وليست لك الاخرة اے علی جو پہلی نگاہ تیری پڑ گئی غلطی میں وہ تو معاف ہے اب فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لے ورنہ گناہ گار ہوگا۔ اب بتائیے! حضرت علی سے پاکیزہ کس کی نگاہ ہو سکتی ہے؟ تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ ہماری نگاہ تو پاک ہے۔ یاد رکھیے! اچھی نیت سے بھی نامحرم عورت کو نہیں دیکھ سکتے اور احادیث طیبہ میں اسے آنکھ کا زنا قرار دیا گیا ہے ”العینان زناهما النظر“ آنکھوں کا زنا بد نگاہی ہے اور فرمایا کہ زنا محتاجی کو لاتا ہے آج ہر کوئی یہ رونا روتا ہے کہ بے برکتی اور محتاجی ہے۔

## روحانی طاقت :-

شرم و حياء کی تعریف میں آپ نے پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ذہن کو بھی گندے خیالات سے بچاؤ آج اس طرف کسی کی توجہ نہیں کہ ذہن کا بھی گناہ ہوتا ہے گندے خیالات، برے خیالات ذہن میں لانا یہ بھی گناہ ہے۔ جب بدنگاہی ہوگی، فلمیں ڈرامے دیکھیں گے تو اس وقت ذہن کی حفاظت بہت مشکل ہے۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار کافروں کی تعداد بارہ لاکھ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی سارے جرنیل جمع ہو گئے روم کا بادشاہ جو اس وقت سپر پاور تھا (اس جنگ یرموک سے پہلے مسلمان ایک ایک ملک اور ایک ایک شہر کو فتح کرتے ہوئے شام میں داخل ہو کر اس کے شہروں کو فتح کرنے لگے) وہ بادشاہ اپنے جرنیلوں سے کہنے لگا بڑے بزدل ہو وہ تیس ہزار کا لشکر ہے جنگ کر کر کے تھک گئے ہیں ہتھیار بھی پورے نہیں ہیں تم لاکھوں میں ہو کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ تو سب خاموش رہے ایک جرنیل کھڑا ہوا اور علامہ واقدی نے اپنی تاریخ میں لکھا کہ اس جرنیل نے کہابات دراصل یہ ہے کہ ہمارے پاس مادی قوت ہے اور ان کے پاس روحانی قوت ہے۔ جب ہم ان سے جنگ کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ فرشتے ان کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں، جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ آسمان سے ہمارے پرغضب نازل ہو رہا ہے، ہم پر خوف طاری ہو جاتا ہے، ہتھیار کام نہیں کرتے، تلواریں کند اور تیروں کے نشانے خطا ہو جاتے ہیں۔ غور فرمائیے یہ کیا ہے یہ ہے روحانی طاقت تاریخ میں یہ بات موجود ہے تو کیا یہود و نصاریٰ ہم سے یہ طاقت لینے کی کوشش نہیں کریں گے۔

آج روحانی طور پر مسلمان کتنا کمزور ہو گیا ہے آج نماز بھی پڑھتا ہے تو بسا اوقات ذہن گندے خیالات سے محفوظ نہیں رہتا۔

## مہلک ہتھیار :-

بے حیائی ایک ایسا مہلک ہتھیار ہے کہ حساس ادارے intelligence اس کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں جو لوگ ایسے موضوعات کا مطالعہ رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ باقاعدہ اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے قومی راز حاصل کیئے جاتے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق امریکی ایف، بی، آئی (F.B.I) اور امریکی سی، آئی، اے (C.I.A) یہ باقاعدہ امریکی جرنیلوں، وزراء اور صدر پر کڑی نگاہ رکھتی ہے کہ کہیں یہ بے حیائی کا شکار ہو کر قومی راز کو ضائع نہ کر دیں۔ یہاں تک کہ امریکی صدر کینیڈی عیاشی میں مبتلا ہو گیا تو امریکی (F.B.I) نے اس کو تنبیہ کی کہ اگر تو اس سے نکلتا نہیں ہے تو ہم تیری خبر کو عام کر دیں گے تو اس سے باز آ جا یہ روسی ایجنسیوں نے تجھے بے حیائی میں مبتلا کیا ہے اور تجھ سے قومی راز نکلوانا ان کا مقصود ہے۔ اب سوچئے! کہ بے حیائی کا ہتھیار بسا اوقات ان کے خلاف بھی استعمال ہوتا ہے اور اس پر باقاعدہ ادارے ہیں جو اپنے حکمران پر نظر رکھتے ہیں۔ کہ کہیں یہ بے حیائی کا شکار نہ ہو جائیں اور آج کئی پاکستانی سفارتکار، حکمران، عہدیدار، وزراء گزرے اور ابھی بھی ہیں جو یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا شکار ہو کر بے حیا ہو گئے، روشن خیالی، ماڈرن اسلام کی تبلیغ کرنے لگ گئے کلنٹن کا اسکیڈل آپ نے سنا ہوگا کہ اس معاشرے میں جہاں اسے معیوب نہیں سمجھا جاتا جب وہاں کے صدر نے یہ حرکت کی تو پوری قوم اس کے خلاف ہو گئی آخر کار اسے اپنی قوم سے معافی مانگنی پڑی۔

کیا وجہ ہے؟ دیکھئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بے حیائی کا ہتھیار تو مسلمانوں کے خلاف ہے ہمارا صدر اس میں مبتلا ہو جائے گا تو ہماری قوم کا کیا ہوگا آپ میں سے جس نے یہ واقعہ پڑھا ہوگا شاید اس زاویے سے سوچا نہ ہو سوچیں! کہ جس معاشرے میں بے حیائی عام ہے اس معاشرے میں اگر صدر یہ تعلقات رکھتا ہے تو اس کے خلاف ایک مہم شروع ہو جاتی ہے اور آخر کار اسے قوم سے معافی مانگنی پڑ جاتی ہے۔



## حیاء اور موجودہ مسلمان:-

بے حیائی بہت بڑی تباہی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسی لئے بے حیائی سے بچایا اور فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر نکلے سر کا ﷺ کے الفاظ یہ ہیں (فہی زانیۃ) یعنی وہ عورت زانیہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا اگرچہ وہ عورت پردے میں ہو اور اس کی خوشبو نا محرم مرد تک پہنچے

تو جب ایسی خوشبو لگانے پر حضور ﷺ ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں تو آج کی مسلمان عورت کے لباس پر کتنا ناراضگی کا اظہار ہوگا۔

آج مسلمان عورت کا لباس دیکھ لیجئے نعوذ باللہ من ذالک، ثم نعوذ باللہ من ذالک عورتیں پیٹ شٹ پہن رہی ہیں حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ پیٹ شٹ چھوٹی چھوٹی بچیوں کو بھی پہنانا حرام ہے، گناہ ہے آج تو بڑی بڑی عورتیں پیٹ شٹ پہن رہی ہیں، چست چست لباس پہن رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے لباس کے متعلق فرمایا کہ قرب قیامت ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود بے لباس ہوں گی یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ دیکھئے! نبی کریم ﷺ اس لباس کو جو بیہودہ

لباس ہے آپ ﷺ یہ قرار دے رہے ہیں کہ گویا اس نے لباس پہنا ہی نہیں ہے۔ چست لباس ہو، باریک لباس ہو، مجھے کسی نے بتایا کہ آج کل عورتوں کے لباس میں ایسی کٹنگ ہوتی ہے کہ جسم کے حصے نظر آتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک غور فرمائیں!..... ہم کس طرف جا رہے ہیں اور پھر آپ یہ بھی سوچیں کہ ہماری ہو، بیٹیاں، ہماری مائیں جب بے پردہ نکلتی ہیں تو کون کس نگاہ سے دیکھتا ہوگا؟ کبھی سوچا ہے کہ غیرت مند مرد، غیرت مند باپ، غیرت مند بھائی، غیرت مند شوہر یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی ماں کو یا اس کی بہن، بیٹی یا بیوی کو کوئی بری نگاہ سے دیکھے۔ ہمیں کیا

پتہ کون کس نگاہ سے دیکھ رہا ہے آج مغربی میڈیا نے یہ قرار دیا کہ جی! پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے، عورتوں کے لئے ایک مصیبت ہے، یہ ان کو قید کرنا ہے۔ نہیں یہ بات نہیں ہے یہ عورتوں کی بے عزتی نہیں بلکہ ان کی عظمت ہے۔ اس بات کو سمجھئے دنیا میں اتنی کتابیں ہیں کون سی کتاب ہے جس پر غلاف چڑھایا جاتا ہے؟ (قرآن مجید) دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں لیکن کون سا اللہ کا گھر ہے جس پر غلاف چڑھایا گیا ہے؟ (خانہ کعبہ) دنیا میں ہزاروں قبریں ہیں مگر کون سی وہ قبر ہے، کون سا وہ مزار ہے جس پر چادر چڑھائی جاتی ہے؟ (اولیاء اللہ کے مزارات) تو کیا چادر چڑھانا ان کی بے عزتی کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ ان کی عظمت کے لئے ہے تعظیم کے لئے ہے۔ تو مسلمان عورت کو اسلام نے چادر کی نعمت عطا فرمائی ہے اور اسلام نے کہا یہ مسلمان عورت ہے۔ یہ وہ عورت ہے کہ اس پر کوئی گندی نگاہ نہیں ڈال سکتا یہ عظمت والی عورت ہے اس کے تحفظ کے لئے چادر دی گئی آج مردوں کو دیکھ لیجئے وہ عورتوں کی نقل کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کریں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کریں ان کی نقل کریں۔ یہاں تک فرمایا کہ جو عورت مردوں کی چال چلے اس پر بھی لعنت۔ تو جو عورت مردوں کا لباس پہنے اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر بھی لعنت فرمائی جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مرد کا لباس پہنے۔ یاد رکھئے! لعنت کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو اس شخص کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔ آج شادیوں میں دیکھ لیجئے مرد ایسے ڈیزائن کے کپڑے پہنتے ہیں لگتا ہے کہ کوئی عورت چل رہی ہے اب تو دوپٹے ایجاد ہو گئے ہیں رنگ برنگے دوپٹے پہنے جاتے ہیں۔ شرم و حیا کا خاتمہ ہو گیا آج عام طور پر یہ وسوسہ پیش کیا جاتا ہے، بڑے بڑے سیاسی لیڈر اور بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چہرے کے پردے کا ذکر تو قرآن میں کہیں ہے ہی نہیں احادیث طیبہ میں ہی نہیں۔ حالانکہ مجھ ناچیز نے بھی پینتالیس (45)

حدیثیں ایسی دیکھی ہیں کہ جن میں چہرے کے پردے کا ذکر ہے اور قرآن مجید فرقان حمید سورہ احزاب آیت نمبر 59 میں فرمایا:-

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَكَافِيَكَ ۚ (احزاب: ۵۹، پ: ۲۲)

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ فرمائیے اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہ جب وہ اپنے گھر سے نکلیں تو اپنے چہرے کو چھپا کر نکالیں یہ اس لئے ہے تاکہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے ان کی عصمت اور عزت کی حفاظت ہو۔

جو پردہ عورت کی عظمت کے لئے تھا مغربی میڈیا نے پروپیگنڈے کے ذریعے لوگوں کا ذہن خراب کر دیا اور لوگ اسے قید سمجھنے لگے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

بدل دیارِ خ مشرق کو تو نے اے مغرب  
تیری ہوا سے بچائے خدا زمانے کو  
برگزیدہ ماں:-

حضرت سیدہ خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں چند باتیں غور سے پڑھیں آپ اپنے شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جھولا دے رہی تھیں اور ایک ہاتھ سے آٹا گوندھ رہی تھیں جبکہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں سو رہے تھے۔ تین کام ہو رہے ہیں خاتون جنت ہیں اور آپ کا انداز کیا ہے کہ زبان سے سورہ یسین شریف کی تلاوت جاری ہے۔ بچوں نے ماں کی آغوش میں قرآن کی تلاوتیں سنیں جیسی تو یہ ہوا کہ جب امام حسین کا سر نیزے پر تھا اور کسی گلی سے گزرتے ہوئے ایک صحابی رسول جو کہ ایک چھت پر تھے سر آتا دیکھ کر امام کی اس مظلومیت پر رو پڑے تب ان کی نظر امام عالی مقام کے جنبش کرتے ہوئے لبوں پر پڑی تو ہونٹ مبارک کی طرف کان لگا کر سنا تو حیران رہ گئے کہ سر مبارک جو جسم سے جدا ہے اس سے تلاوت قرآن کی صدائیں آرہی ہیں۔

آج ہماری ماں، بہنوں کو دیکھئے! فلمیں دیکھ رہی ہیں، ڈرامے دیکھ رہی ہیں اور گانے گارہی ہیں، گالیاں بک رہی ہیں بچوں کی تربیت ہو رہی ہے اور پھر یہ شکوہ ہے کہ بچے نافرمان

ہیں، ضدی ہیں، آزادی پسند ہو گئے، ماں باپ کا دل دکھاتے ہیں اور بے شمار برائیوں میں مبتلا ہو گئے۔ ایک بار حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا سے سرکارِ دو عالم ﷺ نے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے پیاری بات کیا ہے؟ عرض کی کہ عورت کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ نہ تو وہ غیر مردوں کو دیکھے اور نہ ہی نامحرم مرد اُسے دیکھیں تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے انہیں سینے سے لگا لیا۔ اسی حدیث شریف کی نشاندہی کرتے ہوئے اقبال نے بڑی پیاری بات کہی۔

چوں زہرِ اباش و از مخلوق رو پوش  
و از مخلوق رو پوش کہ در آغوش شبیری وایوبی

آپ فرماتے ہیں اے مسلمان خاتون تو بھی بی بی فاطمہ کی طرح شرم و حیا کا پیکر بن کر باپردہ ہو جا ایسی تربیت و پرورش ہوگی تو تیری آغوش میں بھی حسین وایوبی پیدا ہوں گے۔

آخر میں آئیے ہم یہ سوچیں! جب یہ بات واضح ہوگئی کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں اس تباہی اور بربادی سے بچنا ہے تو اس کے لئے بہت سے اقدامات کرنا ہوں گے۔ سب سے پہلے تو ہم اپنی اصلاح کریں، اپنے گھر والوں کی اصلاح کریں اور اپنے خاندان والوں کو اس مصیبت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کا فہم حاصل کریں۔ آج جو تباہی آئی وہ قرآن سے دوری کی وجہ سے آئی۔

خیالی روشنی روشن خیالی آج کی ہے  
دلوں سے سلب کر لیا ہے اس نے نور ایمانی

یہ وہ شعر ہے جو ہمارے پورے موضوع کا نچوڑ ہے۔ آخر میں آپ کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی وہ آیت پیش کی جا رہی ہے جس میں کامیاب زندگی گزارنے کا معیار مقرر کیا گیا ہے اور ان شاء اللہ اگر اس آیت پر عمل پیرا ہو گئے تو یہود و نصاریٰ کی وہ سازشیں جو ہمارے خلاف ہیں وہ ناکام ہوں گی اور ان شاء اللہ ہمارا گھر انہ بھی ”جنتی گھرانہ“ بن جائے گا۔

قرآن مجید فرقان حمید کی وہ آیت کریمہ جس میں کامیاب ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (احزاب: ۷۱، پ: ۲۲)

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرتا ہے تحقیق اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ